از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 22 مارچ، 1995

شریمتی لکشمی راج ایس پاٹل ودیگراں

بنام

بڑا شاہ سلطان متولی

[این وینکٹا چلا اور سجاتا وی منوہر، جسٹس صاحبان]

بمبئی کرایہ داری اور زرعی اراضی ایکٹ، 1948:

دفعہ 88-B–استثنیٰ کی سند-ٹرسٹ کے مقاصد کے لیے فقرہ (ii) کے تحت مختص کی گئی اراضیوں سے آمدنی-ایسی اراضیوں سے آمدنی تک محدود جس کے لیے استثنیٰ کی سند طلب کی گئی تھی نہ کہ دوسری اراضیوں سے۔

اپیل کنندہ کسی مخصوص ٹرسٹ کی کچھ اراضیوں کے کرایہ دار تھے جن میں مدعا علیہ منتظم ٹرسٹی تھا۔ مدعا علیہ نے بمبئی کرایہ داری اور زرعی اراضی کے قواعد، 1956 کے قاعدہ 52(1) کے تحت ڈپٹی کلکٹر کے سامنے اس کی اراضیوں کے سلسلے میں جس پر اپیل کنندہ کرایہ دار تھے، ایکٹ کی دفعہ 88-B کے تحت استثنیٰ کی سند دینے کے لیے درخواست دی۔ ڈپٹی کلکٹر نے سرٹیفکیٹ عطا کیا۔

اپیل گزاروں کی طرف سے پیش کردہ نظر ثانی پر، ریونیو ٹریبونل نے فیصلہ دیا کہ استثنیٰ کی سند اس وقت نہیں دیا جانا چاہیے تھا جب ٹرسٹ کی طرف سے یہ نہیں دکھایا گیا تھا کہ اس کی تمام اراضیوں کی پوری آمدنی ٹرسٹ کے مقصد کے لیے مختص کی گئی تھی جیسا کہ ایکٹ کی دفعہ 88-B کی ذیلی دفعہ (i) کی شق (b) کی فقرہ (ii) کے تحت ضروری تھا۔ مدعا علیہ نے ایک دیوانی درخواست دائر کی جس کی اجازت دی گئی۔ اپیل گزاروں نے سرٹیفکیٹ کی صداقت کو چیلنج کرتے ہوئے ایک تحریری درخواست دائر کی، اور اسے عدالت عالیہ نے خارج کر دیا۔ اس لیے یہ اپیل۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:52
I attest to the accuracy and integrity of this document

اپیل کو خارج کرتے ہوئے، یہ عدالت

قرار پایا گیا کہ: 1. جیسا کہ بمبئی کرایہ داری اور زرعی اراضی ایکٹ، 1948 کی دفعہ B-88 (1) اور B-88(2) کے التزام سے دیکھا گیا ہے کہ ٹرسٹ کرایہ داروں کے قبضے میں اپنی اراضیوں کے سلسلے میں استثنیٰ کی سند حاصل کر سکتا ہے جیسا کہ اس میں فراہم کیا گیا ہے۔ اس طرح کی استثنیٰ حاصل کرنے کا مقصد، شق کی اسکیم کو مدنظر رکھتے ہوئے، ٹرسٹ کو اپنی اراضیوں کی آمدنی کو برقرار رکھنے کی اجازت دینا ہے، یہاں تک کہ جہاں ایسی اراضیاں کرایہ داروں کو کاشتکاری کے لیے دی جاتی ہیں۔ اس کی کوئی وجہ نہیں ہے کہ ٹرسٹ کو یہ ثابت کرنا چاہیے کہ اراضیوں کے علاوہ دوسری اراضیوں سے حاصل ہونے والی پوری آمدنی جس کے سلسلے میں وہ استثنیٰ کی سند چاہتا ہے، ٹرسٹ کے لیے مختص کی جارہی تھی۔ "ایسی اراضیوں" کی پوری آمدنی جو ٹرسٹ کے مقاصد کے لیے شق (ii) کے تحت مختص کی گئی ہے، ان آمدنی سے حاصل شدہ زمینوں تک محدود ہے جس کے لیے ٹرسٹ کی طرف سے استثنیٰ کا سرٹیفکیٹ طلب کیا جاتا ہے نہ کہ اس کی دیگر زمینوں سے۔ [یہ فرض کرنے کے لیے کہ ٹرسٹ جب اپنی کچھ اراضیوں کے سلسلے میں استثنیٰ کے سرٹیفکیٹ کے لیے درخواست دیتا ہے تو اس فقرہ کو پورا کرنے کے لیے یہ قائم کرنا ضروری ہے کہ (ii) اس کی دیگر تمام اراضیوں سے حاصل ہونے والی پوری آمدنی، ٹرسٹ سے کچھ ایسا قائم کرنے کے لیے کہنے کے مترادف ہوگی جس کا قانون ساز یہ اس حقیقت کو مدنظر رکھتے ہوئے ارادہ نہیں کر سکتا تھا کہ اس طرح کی ضرورت صرف ٹرسٹ پر رکھے گئے غیر ضروری بوجھ کی وجہ سے ہو سکتی ہے جس کا کوئی حقیقی مقصد نہیں ہے۔]

(ایکٹ کی دفعہ B-88 کی ذیلی دفعہ (1) کی شق (بی) کی فقرہ (ii) کے تحت ایک ایسے ٹرسٹ کی ضرورت ہوتی ہے جو کچھ اراضیوں کے سلسلے میں بی ٹی اینڈ اے ٹی ایکٹ کی دفعہ B-88 کے تحت استثنیٰ کی سند حاصل کرنا چاہتا ہے، تاکہ کلکٹر کے سامنے یہ ثابت کیا جا سکے کہ اس کی طرف سے حاصل ہونے والی پوری آمدنی صرف ایسی اراضیوں کے سلسلے میں جس کے لیے استثنیٰ کی سند مانگا گیا ہے، ٹرسٹ کے مقاصد کے لیے مختص کی جارہی تھی نہ کہ اس کی طرف سے حاصل ہونے والی پوری آمدنی جس کے لیے اس کی دوسری اراضیوں کے سلسلے میں کوئی استثنیٰ کی سند نہیں مانگا گیا تھا۔)

اپلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 380، سال 1984۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:52
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ایس سی اے نمبر 3186، سال 1978 میں بمبئی ہائی کورٹ کے فیصلے اور حکم 7.11.93 سے۔

اپیل گزاروں کی طرف سے ان کے ساتھ یو آر للت، پی ایچ پاریکھ، ادے یو للت اور ای آر کمار۔

وی۔ این۔ گنپولی، وی۔ بی۔ گوشی اور اے۔ بی۔ لال، مدعاعلیہ کے لیے ان کے ساتھ۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا: متبادل درخواست کی اجازت ہے۔

ہم نے فریقین کے لیے قابل وکیل کو بھی سنا ہے۔ اس اپیل میں ہمارے غور و فکر کے لیے جو مختصر سوال پیدا ہوتا ہے وہ بمبئی کرایہ داری اور زرعی اراضی ایکٹ، 1948-"بی ٹی اینڈ اے ایل ایکٹ" کی دفعہ 88-B کی ذیلی دفعہ (1) کی شق (بی) کی فقرہ (ii) کے تقاضے سے متعلق ہے۔

مدعاعلیہ حضرت پیر، بابو جمل، دیوستان پبلک ٹرسٹ، کولہاپور کا منتظم ٹرسٹی ہے۔ اپیل کنندگان بی ٹی اینڈ اے ایل ایکٹ کے تحت اس ٹرسٹ کی کچھ اراضیوں کے کرایہ دار تھے۔ مدعاعلیہ نے بمبئی کرایہ داری اور زرعی اراضی کے قواعد، 1956 کے قاعدہ 52(1) کے تحت ضلع ڈپٹی کلکٹر، کرویر ڈویژن، کولہاپور کے سامنے درخواست دائر کی جس میں ٹرسٹ کے حق میں بی ٹی اینڈ اے ایل ایکٹ کی دفعہ 88-B کے تحت استثنیٰ کی سند دینے کی درخواست کی گئی جس پر اپیل کنندہ کرایہ دار تھے۔ اس کلکٹر نے بی ٹی اینڈ اے ایل ایکٹ کی دفعہ 88-B کی ذیلی دفعہ (2) کے تحت کی گئی تحقیقات پر، اس بات سے مطمئن ہو کر کہ ٹرسٹ بمبئی پبلک ٹرسٹ ایکٹ، 1950 کے تحت تصدیق شدہ عوامی مذہبی عبادت کے لیے ایک ادارہ ہے جیسا کہ بی ٹی اینڈ اے ایل ایکٹ کی دفعہ 88-B کی ذیلی دفعہ (1) شق (i) کے تحت ضروری ہے اور جن اراضیوں سے استثنیٰ کی سند مانگا گیا تھا ان سے حاصل ہونے والی پوری آمدنی کو ٹرسٹ کے مقصد کے لیے مختص کیا گیا تھا جیسا کہ دفعہ 88-B کی ذیلی دفعہ (1) شق (ii) کے تحت ضروری ہے۔ استثنیٰ کی سند 27 مئی 1963 کو طلب کیا گیا۔

اپیل گزاروں نے مہاراشٹر ریونیو ٹریبونل، کولہاپور-"ٹریبونل" کے سامنے اس جانب سے نظر ثانی کی درخواست دائر کر کے اس طرح دیے گئے سرٹیفکیٹ کی صداقت کو چیلنج کیا۔ ٹریبونل نے یہ خیال رکھتے ہوئے کہ کلکٹر کی طرف سے استثنیٰ کی سند نہیں دیا جانا چاہیے تھا جب ٹرسٹ کی جانب سے یہ نہیں دکھایا گیا تھا کہ ٹرسٹ کی تمام اراضیوں کی پوری آمدنی ٹرسٹ کے مقصد کے لیے مختص کی گئی تھی، جیسا کہ بی ٹی اینڈ اے ایل ایکٹ کی دفعہ 88-B کی ذیلی دفعہ (1) کی شق (بی) کی فقرہ

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:52
I attest to the accuracy and integrity of this document

(ii) کے تحت ضروری تھا، اس نظر ثانی کی درخواست کی اجازت دیتے ہوئے ایک حکم دیا۔ مدعا علیہ نے خصوصی دیوانی درخواست نمبر 3186، سال 1978 کو بمبئی عدالت عالیہ کے سامنے دائر کر کے ٹریبونل کے اس حکم کی درستگی پر سوال اٹھایا۔ اس دوران، جب ان میں سے ایک معاملے میں، بمبئی عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا کہ ٹریبونل کو بی ٹی اینڈ اے ایل ایکٹ کی دفعہ 88-B کے تحت استثنیٰ کے سرٹیفکیٹ کی منظوری کے خلاف نظر ثانی کی درخواست پر غور کرنے کا کوئی دائرہ اختیار نہیں ہے، تو اپیل گزاروں نے ٹرسٹ کے حق میں کلکٹر کی طرف سے دی گئی استثنیٰ کے سرٹیفکیٹ کی صداقت کو چیلنج کرتے ہوئے تحریری درخواست نمبر 3771، سال 1981 دائر کی۔ عدالت عالیہ نے 7 نومبر 1983 کے اپنے فیصلے کے ذریعے مدعا علیہ کی خصوصی دیوانی درخواست نمبر 3186، سال 1978 کی اجازت دیتے ہوئے، اپیل گزاروں کی رٹ پٹیشن نمبر 3771، سال 1981 کو خارج کر دیا۔ یہ عدالت عالیہ کا وہ حکم ہے جس پر اپیل گزاروں نے خصوصی اجازت کے ذریعے اس اپیل میں اعتراض کیا ہے۔

چونکہ اپیل میں فریقین کے لیے ماہر وکیل کے دلائل بی ٹی اینڈ ایل ایکٹ کی دفعہ 88-B کی ذیلی دفعہ (1) کی شق (b) کی فقرہ (ii) کے تقاضے تک محدود تھے، اس لیے ان کی پائیداری کا جائزہ لیا جانا چاہیے۔

بی ٹی اینڈ اے ایل ایکٹ کی دفعہ 88-B، جہاں تک مذکورہ دلائل سے نمٹنا ضروری ہو جاتا ہے، اس طرح پڑھتی ہے:

88-B (1) مندرجہ بالا دفعات میں دفعہ 3، 4B، 8، 9، 9A، 9B، 9C، 10، 10A، 11، 13 اور 27 اور باب VI اور VIII کی دفعات کے علاوہ کچھ بھی لاگو نہیں ہو گا جہاں تک مذکورہ بالا ابواب کی دفعات مندرجہ بالا حصوں میں مذکورہ بالا امور میں سے کسی پر لاگو ہوتی ہیں:

(a).................

(b) ایسی اراضیاں جو کسی تعلیمی مقصد کے لیے ٹرسٹ، ہسپتال، پنجراپول، گوشالہ یا عوامی مذہبی عبادت کے لیے کسی ادارے کی ملکیت ہیں:

بشرطیکہ۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:52
I attest to the accuracy and
integrity of this document

(i) ایسا ٹرسٹ بمبئی پبلک ٹرسٹ ایکٹ، 1950 کے تحت تصدیق شدہ ہے یا سمجھا جاتا ہے، اور

(ii) ایسی اراضیوں کی پوری آمدنی اس طرح کے ٹرسٹ کے مقاصد کے لیے مختص کی جاتی ہے۔

(2) اس دفعہ کے مقاصد کے لیے، کلکٹر کی طرف سے انکوائری کرنے کے بعد دیا گیا سرٹیفکیٹ، کہ ذیلی دفعہ (1) کی فقرہ کسی بھی ٹرسٹ کے ذریعے مطمئن ہیں، اس سلسلے میں حتمی ثبوت ہو گا۔

ہمارے سامنے یہ بات متنازعہ نہیں تھی کہ جس کلکٹر نے بی ٹی اینڈ اے ایل ایکٹ کی دفعہ B-88 کی ذیلی دفعہ (2) کے مطابق جانچ کی تھی، اس نے ٹرسٹ کی کچھ اراضیوں کے سلسلے میں استثنی کی سند جاری کیا جس میں اپیل کنندہ کرایہ دار تھے، اس بات پر مطمئن ہونے پر کہ ٹرسٹ بمبئی پبلک ٹرسٹ ایکٹ 1950 کے تحت تصدیق شدہ ہے اور ایسی اراضیوں کی آمدنی کو اس طرح کے ٹرسٹ کے مقاصد کے لیے مختص کیا گیا تھا۔ اپیل گزاروں کی جانب سے جو دلیل دی گئی وہ یہ تھی کہ مذکورہ بالا فقرہ (ii) میں ٹرسٹ کو یہ ثابت کرنے کی ضرورت ہے کہ اس کی تمام کرایہ دار اراضیوں کی پوری آمدنی کو بی ٹی اینڈ اے ایل ایکٹ کی دفعہ B-88 کے تحت استثنی کی سند حاصل کرنے کے لیے اس کے مقاصد کے لیے مختص کیا گیا تھا۔ دوسری طرف، مدعاعلیہ کی طرف سے یہ دلیل دی گئی کہ مذکورہ بالا شق کی فقرہ (ii) ٹرسٹ کو یہ ثابت کرنے کی ضرورت ہے کہ صرف ان اراضیوں کی پوری آمدنی جس کے لیے استثنی کی سند مانگا گیا تھا، استثنی کی سند حاصل کرنے کے لیے ٹرسٹ کے مقاصد کے لیے مختص کی جا رہی ہے۔ جیسا کہ بی ٹی اینڈ اے ایل ایکٹ کی دفعہ B-88 (1) اور B-88 (2) کی دفعات سے دیکھا گیا ہے کہ ٹرسٹ کرایہ داروں کے قبضے میں اپنی اراضیوں کے حوالے سے استثنی کی سند حاصل کر سکتا ہے جیسا کہ اس میں فراہم کیا گیا ہے۔ اس طرح کی استثنی حاصل کرنے کا مقصد، اگر ہم شق کی اسکیم کو مد نظر رکھتے ہیں، ٹرسٹ کو اپنی اراضیوں کی آمدنی کو برقرار رکھنے کی اجازت دینا ہے، یہاں تک کہ جہاں ایسی اراضیاں کرایہ داروں کو کاشتکاری کے لیے دی جاتی ہیں۔ اس طرح، اگر شق کا مقصد ٹرسٹ کی اراضیوں کی آمدنی کو اس ٹرسٹ کے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:52
I attest to the accuracy and integrity of this document

مقاصد کے لیے مختص کرنے کے لیے بچانا ہے، تو ہم یہ سمجھنے سے قاصر ہیں کہ ٹرسٹ کو یہ کیوں قائم کرنا چاہیے کہ اس کی طرف سے حاصل ہونے والی پوری آمدنی اراضیوں کے علاوہ دوسری اراضیوں سے حاصل ہوتی ہے جس کے سلسلے میں وہ استثنیٰ کی سند چاہتا ہے، ٹرسٹ کے لیے مختص کی جا رہی تھی۔ ایسی اراضیوں کی پوری آمدنی جو ٹرسٹ کے مقاصد کے لیے ضوابط کی فقرہ (ii) کے تحت مختص کی گئی ہے، جیسا کہ اس سے دیکھا گیا ہے، ایسی اراضیوں سے حاصل ہونے والی آمدنی تک محدود ہے جس کے لیے ٹرسٹ کی طرف سے استثنیٰ کی سند مانگا جاتا ہے نہ کہ اس کی دیگر اراضیوں سے، یہ مؤقف رکھنے کے لیے کہ ٹرسٹ جب اپنی کچھ اراضیوں کے سلسلے میں استثنیٰ کے سرٹیفکیٹ کے لیے درخواست دیتا ہے تو اس فقرہ کو پورا کرنے کے لیے قائم کرنا ضروری ہے کہ (ii) اس فقرہ کی کہ اس کی دیگر تمام اراضیوں سے حاصل ہونے والی پوری آمدنی، ٹرسٹ سے کچھ ایسی چیز قائم کرنے کے لیے کہنے کے مترادف ہوگی جس کا قانون سازیہ اس حقیقت کو مدنظر رکھتے ہوئے ارادہ نہیں کر سکتا تھا۔ کہ اس طرح کی ضرورت ٹرسٹ پر صرف ایک غیر ضروری بوجھ ہو سکتی ہے جس کا کوئی حقیقی مقصد پورا نہ ہو۔

لہٰذا، بی ٹی اینڈ اے ایل ایکٹ کی دفعہ B-88 کی ذیلی دفعہ (1) کی شق (بی) کی فقرہ (ii)، ہمارے خیال میں، ایک ایسے ٹرسٹ کی ضرورت ہوتی ہے جو کچھ اراضیوں کے سلسلے میں بی ٹی اینڈ اے ایل ایکٹ کی دفعہ B-88 کے تحت استثنیٰ کی سند حاصل کرنا چاہتا ہے، تاکہ کلکٹر کے سامنے یہ ثابت کیا جا سکے کہ اس کی طرف سے حاصل ہونے والی پوری آمدنی صرف ایسی اراضیوں کے سلسلے میں جس کے لیے استثنیٰ کی سند مانگا گیا ہے، ٹرسٹ کے مقاصد کے لیے مختص کی جا رہی تھی نہ کہ اس کی طرف سے حاصل ہونے والی پوری آمدنی جس کے لیے اس کی دوسری اراضیوں کے سلسلے میں کوئی استثنیٰ کی سند نہیں مانگا گیا تھا۔

نتیجے میں، ہم اس اپیل کو، تاہم، بغیر کسی اخراجات کے خارج کرتے ہیں۔

اپیل خارج کر دی گئی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:52
I attest to the accuracy and
integrity of this document